میت کو غُسل دینے کی اُجرت لینا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Mul-594 تاریخ: 12-01-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میت کو نہلانے کی اجرت لینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

میت کو بغیر کسی اجرت کے غسل دینا افضل و بہتر ہے۔اجرت لینے کے حوالے سے دو صورتیں ہیں:(1)اگر اس کے علاوہ کوئی اور بھی اس قابل ہو جو غسل دے سکے،تو اجرت لینا جائز ہے۔(2)اگر اس کے علاوہ کوئی اور اس قابل نہ ہو،صرف یہی غسل دے سکتا ہو،تو اجرت لینا جائز نہیں ہے،کیونکہ اس صورت میں اسی پر غسل دینا واجب ہے اور واجب پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(والأفضل أن يغسل) الميت (مجانا، فإن ابتغى الغاسل الأجر جاز إن كان ثمة غيره وإلا لا) لتعينه عليه"اور افضل یہ ہے کہ میت کو بلا اجرت غسل دے اور اگر غسل دینے والا اجرت چاہے،تو جائز ہے،جبکہ اس کے علاوہ کوئی اور غسل دینے والا موجود ہو اور اگر کوئی اور نہ ہو،تو اس پر متعین ہونے کی وجہ سے اجرت لینا جائز نہیں۔

(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار،ج03،ص107،108،مطبوعہ کوئٹہ)

رد المحتار میں ہے:"قوله: (لتعينه عليه) أي لأنه صار واجبا عليه عينا، ولا يجوز أخذ الأجرة على الطاعة كالمعصية"شارح علیہ الرحمۃ کا قول:(اس پر متعین ہونے کی وجہ سے) کیونکہ اب اس پر غسل دیناواجب لعینہ ہے اور طاعت پر اجرت لینا جائز نہیں،جیسے گناہ پر اجرت لینا جائز نہیں۔

(ردالمحتار علی الدرمختار، ج03، ص108، مطبوعہ کوئٹہ)

وقار الفتاوی میں ہے: "میت کو غسل دینے پر اجرت لینے کی دو صورتیں ہیں۔ اگر غسل دینے والے اور بھی ہیں، تو اجرت لینا جائز ہے اور اگر دوسرا کوئی غسل دینے والا نہیں ہے، تو اس پر غسل دینا واجب ہے اور واجب پر اجرت لینا حرام ہے۔" (وقار الفتاوی، ج02، ص177، مطبوعہ بزم وقار الدین)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

19جمادی الاخری1444ھ12جنوری2023ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے